KANZ-UL-MADARIS
BOARD
R&D DEPARTMENT

مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثی خدمات

The Contributions of Maulana Faiz Ahmed Owaisi to the Science of Hadith

عبد الرحمٰن*

مولانا وسیم عباس مدنی**

ارشد اسلم مدنی***

Abstract:

This article examines the significant academic and practical contributions of the renowned Islamic scholar, Mufti Faiz Ahmed Owaisi, to the science of Hadith. It highlights his lifelong dedication to religious propagation, particularly through his continuous instruction of Dawra-e-Hadith. The research explores his prolific literary works, including extensive scholarly commentaries such as Al-Faiz al-Jari fi Sharh al-Bukhari, alongside numerous concise treatises and compilations of Arba'een (Forty Hadiths). By analyzing his balanced and evidence-based methodology, this paper demonstrates how Muhaddith Bahawalpuri successfully made complex Hadith literature accessible to both scholars and the general public, leaving an enduring legacy in Hadith scholarship and the practical implementation of the Sunnah.

keywords: Mufti Faiz Ahmed Owaisi, Hadith Sciences, Hadith Commentaries, Arba'een, Muhaddith Bahawalpuri, Islamic Literature.

تمہید:

تبلیغِ دین کے بنیادی تین ذرائع ہیں تحریر، تقریر، تدریس اکثر علمائے کرام نے ان میں کسی ایک ذریعہ کو اپنا کر تبلیغِ دین کی اور کچھ ایسے بھی علمائے کرام گزرے جنھوں نے ان میں سے دو ذریعے اپنائے اور تبلیغِ دین کا فریضہ سر انجام دیا اور بعض علمائے کرام پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہوا اور انہوں نے تبلیغِ دین کے تینوں طریقوں کے ذریعے اللہ عزوجل کے احکامات لوگوں تک پہنچائے۔ تاریخ میں ایسے افراد کی تعداد بہت کم نظر آتی ہے جنہیں تبلیغِ دین کے تینوں طریقوں کے ذریعے خدمتِ دین کا موقع ملا۔ اِن قلیل المثال افراد میں ایک نام فیضِ ملت مفسرِ قرآن محدث بہاولپوری مصنفِ کتبِ کثیرہ ابو صالح مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تقریری خدمات میں نمایاں خدمت ہر سال دورہ تفسیر قرآن کروانا اور مختلف مقامات پر جلسوں میں بیان کر کے مذہب و مسلک کی خدمت کرنا شامل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تدریسی خدمت

---

* مقالہ نگار: جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، کراچی۔

** سپر وائزر: سینئر مدرس جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ، کراچی۔

*** سینئر ریسرچر: ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیارٹمنٹ، کنز المدارس بورڈ۔

ایسی کی کہ ملک عزیز پاکستان سمیت آج پوری دنیا میں آپکے شاگرد پائے جاتے ہیں جو خود بھی تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

تحریری خدمات میں تو آپ کا ثانی تاریخ میں نظر نہیں آتا۔ چالیس سے زیادہ علوم میں آپ نے تصنیفات لکھیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ تفسیر ہو یا شرحِ حدیث یا علومِ درسِ نظامی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم نے ان سب کا احاطہ کیا۔ اللہ کریم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وقت میں ایسی برکت رکھی تھی کہ بیک وقت آپ مفسر، محدث، علومِ عقلیہ نقلیہ میں ماہر تھے۔ عقیدہ پر قلم چلاتے تو اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی یاد تازہ کر دیتے، فقہ پر بات کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بلاواسطہ شرفِ تلمذ حاصل کیا ہو، حدیث کی شرح فرماتے تو یوں معلوم ہوتا کہ شروحاتِ حدیث کی سینکڑوں کتب آپکے سامنے موجود ہیں اور آپ محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رہنمائی لے لے کر لکھ رہے ہیں، تصوف پر کلام کرتے تو گویا یوں معلوم ہوتا کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھ رہے ہیں الغرض آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جس موضوع پر بھی قلم اٹھایا تو اسکا حق ادا کر دیا۔ فیضِ ملت رحمۃ اللہ علیہ نے اسلاف بلخصوص محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی امانت کو پوری دیانتداری سے عوام و خواص تک پہنچایا اور مندرجہ ذیل شعر کی عملی تصویر بن کر اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلماں میں اسی لیے نمازی

ولادت:

مفسر قرآن علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی بن نور احمد کی ولادت 1351ھ/1932ء کو قصبہ حامد آباد ضلع رحیم یار خان میں ہوئی۔[1]

سلسلہ نسب:

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی بن مولانا نور احمد بن مولانا حامد بن کمال قومِ "لاڑ" سے تعلق رکھتے تھے۔ "ابو الصالح" آپ کی کنیت ہے آپ نسبتاً "عباسی"، مسلکاً "حنفی"، مشرباً "اویسی، قادری، رضوی" ہیں۔ حضرت کے والد ماجد کا سلسلہ نسب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا حضور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔[2] آج مفسرِ قرآن اور عالم باعمل ہونے میں اس خاندانی نسبت کا بھی بہت بڑا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کے جد بزرگوار حضرت امام

1...اویسی، فیض احمد، فیوض الرحمن، مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور، سن اشاعت:2006، ج1، ص4۔
2...اویسی، محمد اعجاز، مظلوم مصنف، سیرانی کتب خانہ، سن اشاعت:2011، ص9۔

المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں تو ان کی قرابت کے فیض سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے علومِ اسلامیہ کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا۔[3]

اساتذہ:

آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی اس کے بعد جن اساتذہ سے اکتساب فیض کیا ان میں سے بعض کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1)حضور محدث اعظم حضرت مولانا سردار احمد چشتی (فیصل آباد)۔

(2)غزالی زماں حضرت مولانا سید احمد سعید کاظمی محدث ملتانی (ملتان شریف)۔

(3)حضرت سراج الفقہاء مولانا سراج احمد مکھن بیلوی (خانپور کٹورہ)۔

(4)حضرت مولانا حکیم اللہ بخش۔

(5)یادگار اسلاف حضرت مولانا عبد الکریم فیضی (امین آباد رحیم یار خان)۔

(6)خورشید ملت حضرت مولانا خورشید احمد فیضی (ظاہر پیر رحیم یار خان)[4]

شاگرد:

آپ کے شاگردوں میں نامور فضلاء شامل ہیں جن میں سے بعض درج ذیل ہیں۔

(1)شرف ملت علامہ عبد الحکیم شرف قادری (لاہور)

(2)شہباز تصوف شیخ القرآن مفتی مختار احمد درانی مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ سراج العلوم (خانپور کٹورہ)

(3)شیخ الحدیث علامہ عبد المجید اویسی۔

(4)حضرت مولانا مفتی غلام سرور قادری (سابق صوبائی وزیر اوقاف و مذہبی امور پنجاب)

(5)شمشیر بے نیام حضرت علامہ سید مظفر شاہ قادری کراچی

(6)حضرت علامہ پیر مفتی سید محمد عارف شاہ اویسی (ہری پور ہزارہ)

(7)حضرت مولانا مفتی رضاء المصطفی نقشبندی (لاہور)

(8)حضرت مولانا مفتی عبد الستار چشتی (سندھ)

(9)حضرت مولانا بشیر احمد فاروق قادری (سیلانی ویلفئیر کراچی)

(10)حضرت مولانا قاری طیب نقشبندی (یوکے)

3...اویسی، محمد اعجاز، مظلوم مصنف، سیر انی کتب خانہ، سن اشاعت: 2011، ص9۔
4...نوشاہی، محمد مقصود، یادگار فیض ملت، سن اشاعت 2010ء، ص24۔

سلسلہ بیعت وخلافت:

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ اثنائے تعلیم میں بسلسلہ سلوک روحانی قادریہ رضویہ اویسیہ سلسلہ کے سرچشمہ حضرت خواجہ محکم الدین صاحب سرانی رحمۃ اللہ علیہ کے سجادہ نشین حضرت الحاج خواجہ محمد دین صاحب کے دست حق پرست پر بیعت کی۔ 1381ھ میں ان کے وصال کے بعد بوساطت مولانا حسن علی رضوی صاحب مفتی اعظم ہند مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خان بن اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان رحمہ اللہ علیہما سے 1358ھ سے بیعت سلوک کی درخواست کی جو منظور ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فیض وکرم سے سلسلہ قادریہ میں بیعت لینے کی نہ صرف اجازت بخشی بلکہ اپنی قلمی سند تحریر فرما کر بذریعہ رجسٹری روانہ فرمائی۔[5]

جبکہ آپ کے خلفاء میں سے چند ایک یہ ہیں:

(1) حضرت مولانا پیر سید مسرت حسین شاہ اویسی خلیل آباد (بہاولپور)

(2) حضرت مولانا سید شوکت حسین شاہ قادری اویسی (باب الحرمین جدہ شریف)

(3) حضرت سید محمد منصور شاہ اویسی سجادہ نشین درگاہ حضرت سلطان سید عبد الواحد شاہ (میانوالی)

(4) بانی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری (کراچی)

(5) حضرت مولانا احمد رضا بن مولانا محمد الیاس قادری (کراچی)

(6) حضرت مولانا صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی (بہاولپور)

(7) حضرت مولانا عبد الجلیل العطامی، شام وغیرہ شامل ہیں[6]

نکاح مبارک:

فیض ملت حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی 1372ھ بمطابق 1953ء میں جناب احمد لاڑ صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے آپکے 9 صاحبزادوں ور 2 صاحبزادیوں کی ولادت ہوئی۔ جن میں سے 5 صاحبزادے اور 1 صاحبزادی بچپن میں انتقال کر گئے ،بقیہ قیدِ حیات میں رہے۔ آپ کی اولاد پاک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1. علامہ حافظ مفتی صالح اویسی[7]
2. علامہ حافظ محمد عطاء الرسول اویسی
3. علامہ حافظ محمد فیاض احمد اویسی

5...نوشاہی، محمد مقصود حسین قادری، یادگارِ فیض ملت، ص19۔

6...ایضا، ص41۔

7... مفتی صالح اویسی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وصال فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں ایک ٹریفک حادثہ میں 1425ھ 20 رمضان المبارک کو ہوگیا تھا۔(یادگارِ فیض ملت، ص43)

4. علامہ حافظ محمد ریاض اویسی
5. صاحبزادی کنیز فاطمہ
6. محمد جمیل
7. صاحبزادی صفیہ بی بی
8. محمد اسلم
9. محمد ریاض الحسن
10. محمد نور احمد اویسی
11. آخری صاحبزادے جو ایک سال کے ہو کر انتقال کر گئے۔

ان میں اول الذکر 5 اولاد پاک قیدِ حیات میں رہی۔[8]

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کو "ابو الحفاظ" اور "ابو المفتیان" بھی کہا جاتا تھا، کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چاروں صاحب زادے حافظ بھی تھے اور مفتی بھی۔[9]

وصال پر ملال:

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے آخری کئی سال علالت اور بیماریوں کے ہجوم میں گزرے لیکن اس کے باوجود عبادات اور اتباعِ سنت کا التزام کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 15 رمضان المبارک 1431ھ مطابق 26 اگست 2010ء بروز جمعرات صبح سوا چھ بجے 78 سال کی عمر میں اپنے جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور میں نماز فجر کی ادائیگی کے بعد ہوا۔ ملک بھر سے عقیدت مند مریدین، تلامذہ، محبین بہاولپور کی طرف روانہ ہوئے، صبح 7 بجے سے رات 11 بجے تک ہزاروں لوگوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آخری دیدار کی سعادت پائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسد مبارک نمازِ جنازہ کے لیے جامعہ اویسیہ رضویہ سے اٹھایا گیا تو بہت رقت آمیز مناظر تھے، ہر آنکھ اشک بار تھی، ذکر اللہ و درود و سلام کی آوازیں گونج رہی تھیں، قصیدہ بردہ شریف کا ورد جاری تھا۔ مرکزی عید گار اپنی وسعتوں کے باوجود تنگ پڑ گئی تھی۔

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ بہاولپور کا تاریخی جنازہ تھا۔ رات 11 بج کر 20 منٹ پر مرکزی عید گاہ بہاولپور میں جگر گوشہ حضور فیض ملت علامہ صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی صاحب کی امامت میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے نمازِ جنازہ ادا کی۔ جانشین حضور غزالی زماں حضرت صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی صاحب نے دعا کروائی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جنازہ مبارک جامعہ اویسیہ رضویہ واپس لایا گیا یہاں بھی زیارت کا سلسلہ جاری رہا رات 12 بجکر 11 منٹ پر قصیدہ بردہ شریف کی گونج

8...نوشاہی، محمد مقصود حسین قادری، یادگارِ فیض ملت، ص20۔

9...ایضا، ص80۔

کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسد مبارک کو لحد میں اتارا گیا۔[10]

فیض ملت کا جنازہ دیکھ کر عیسائی مسلمان ہو گیا:

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے دوسرے روز جمعہ کے موقع پر ایک مسیحی شخص آیا اور کلمہ پڑھنے کی خواہش ظاہر کی، محمد عاصم رضا قادری اویسی (کلمہ پڑھا کر) اسے جگر گوشہِ فیض ملت صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی صاحب کے پاس لے کر آئے۔اس شخص نے اپنا شناختی کارڈ دکھایا اور کہا کہ میں مسیحی تھا گزشتہ رات سیرانی روڈ سے میرا گزر ہوا جہاں ایک جنازہ مرکزی عید گاہ کی طرف جارہا تھا۔رش کی وجہ سے میں ایک طرف رک گیا جب جنازہ میرے قریب سے گزرا تو میں نے ایسی روشنی دیکھی کہ یوں لگا اچانک سورج نکل آیا ہے اور رات چھٹ گئی ہے اور اس روشنی کے ساتھ اوپر نور برستا دیکھا تو فوراً دل نے گواہی دی کہ جس مذہب کے عالم کا جنازہ ایسا ہے اس مذہب کے حق ہونے میں کوئی شک نہیں۔

نماز جمعہ کے بعد لوگوں نے اس نو مسلم کو پیسے وغیرہ دینا چاہے تو اس نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس لیئے مسلمان نہیں ہوا کہ میری مدد کی جائے میں صاحب ثروت ہوں مجھے ان چیزوں کی نہیں بس دعا کی ضرورت ہے۔[11]

فیضِ ملت کا علمی مقام و مرتبہ

قرآن مجید اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے علم کو دین اسلام میں مرکزی مقام حاصل ہے۔یہی علم انسانی فلاح و کامیابی کا ذریعہ اور دین کی بقا اور اسکی درست تشریح کا ضامن ہے۔اسی وجہ سے علمائے کرام کو امت میں غیر معمولی مقام و منصب حاصل ہے،یہی افراد اپنے زمانے و مکان کے اعتبار سے دینی احکامات کو عوام تک پہنچانے والے اور عوام کے فکری و عملی رہنما ہیں۔اس لیے لازم ہے کہ علمائے کرام کے علمی مقام و مرتبہ کو جانا جائے اور دوسروں تک پہنچایا جائے تاکہ ہر کوئی ان سے استفادہ کر سکے۔کسی بھی علمی شخصیت کے تعارف کا بہترین ذریعہ انکی تصنیفی خدمات کو جاننا بھی ہے، جس سے انکی فکری گہرائی، قران و حدیث فہمی، علومِ دینیہ پر مہارت واضح ہو جائے گی۔

حضور فیض ملت محدث بہاولپوری مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی مقام و مرتبہ عوام و خواص میں جو مشہور ہے وہ اسکی بڑی وجہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفی خدمات ہیں۔فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات میں آپکی علومِ عقلیہ و نقلیہ پر مہارت، اعتدال اور اسلاف کی پیروی نمایاں نظر آتی ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات میں جذباتیت سے کام نہیں لیا بلکہ حفظِ مراتب کا خیال رکھتے ہوئے ہر تصنیف کو امت کے لیے ایک فکری و عملی رہنمائی کا ذریعہ بنایا۔یہی علمی توازن آپکے مضبوط علمی ذوق اور پختہ فہمِ دین پر دلالت کرتا ہے۔علمی دنیا میں کسی شخصیت کا مقام و مرتبہ اس وقت مزید نمایاں ہو جاتا ہے

10...اویسی، محمد کوکب ریاض اویسی، تذکرہ فیض مجسم، س ن، ص28-30۔

11...ایضاً، ص30۔

جب ان کی تصانیف اہلِ علم حضرات کے ساتھ طلبہ و عوام کے لیے بھی قابلِ استفادہ ہوں۔ فیض ملت مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف اسی حقیقت کی عکاسی ہیں۔ فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نا صرف علم والے تھے بلکہ علم کو منظم، مدلل اور مفید انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تصنیف و تالیف سے اتنالگاؤ تھا کہ آپ پاکستان کے اندر اور باہر، سفر و حضر دونوں میں اپنا تصنیفی کام جاری رکھتے تھے، اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ جب مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کے لیے معتکف ہوتے تب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا تصنیفی کام جاری رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مقام پر فرماتے ہیں:

"فقیر الحمد للہ یہ سعادت خصوصیت سے نصیب ہے کہ ہر اعتکافِ رمضان مسجد نبوی میں نصیب ہوتا ہے تو کچھ تصانیف بھی اسی دوران معرضِ تحریر میں آئیں۔ اگرچہ نجدی کارندے فقیر کو اس سعادت سے محروم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن الحمد للہ کچھ نہ کچھ کام ہو ہی جاتا ہے۔"[12]

"علم کے موتی" کا تعارف:

فیض ملت مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کو اہلِ علم نے نظر انداز نہیں کیا بلکہ اپنی کتابوں و رسائل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کا اعتراف کرتے رہے اور کچھ نے خصوصی طور پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کو ہی اپنی تصنیف کا موضوع بنایا، آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے مختلف گوشوں کو بیان کر کے اپنے قلم کو زینت بخشی۔

اس ضمن میں اہم اور نمایاں کتاب "علم کے موتی" ہے، اس میں فیض ملت رحمۃ اللہ کا ایک انٹرویو تحریری صورت میں مذکور ہے اور آخر میں حروف تہجی کے اعتبار سے فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف کے نام مذکور ہے۔ اس کتاب میں فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی 3118 تصانیف کا ذکر ہے۔ یقیناً یہ فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفی خدمات پر ایک بڑا اور نمایاں کام ہے جسے علمائے کرام بھی پسند فرمایا۔

تحریری کام کا آغاز:

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے درسِ نظامی کے دوران ہی اپنے اساتذہ کے زیر سایہ تحریر کاموں کا آغاز فرمادیا تھا، جو پوری زندگی جاری رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں:

"فقیر نے بچپن سے اپنے اساتذہ کی نگرانی میں قلم کی تیز رفتاری سیکھی۔ سوائے حوائج ضروریات اور مقاصد اصلیہ کے قلم چلاتا رہتا۔ سفر و حضر تنہائی و جلوت کی کوئی قید نہیں۔ بسوں، گاڑیوں، جہازوں کی سواری فقیر کے قلم کو نہیں روکتی۔ صحت و عافیت کے ساتھ اولاد صالحہ سے نوازا گیا ہوں۔ انہوں نے مجھے ہر کام سے فارغ البال رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے شب و روز مشغلہ اپنے جوش جوبن میں رہتا ہوں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔"[13]

12...اویسی، فیض احمد، جمعۃ المبارک کی فضیلت، عطاری پبلشرز، س ن، ص2۔

13...اویسی، فیض احمد، علم کے موتی، قطب مدینہ پبلشرز، سن اشاعت:2008، ص13۔

اسی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اس تصنیف (انگھوٹے چومنے کا ثبوت) کا آغاز و اختتام دورِ طالب علمی میں مرکزی دار العلوم " جامعہ رضویہ "میں ہوا۔"[14]

مصنف اعظم:

علامہ فیض احمد اویسی نور اللہ مرقدہ نہ صرف ایک شخصیت کا نام ہے بلکہ تاریخ کا ایک باب بھی ہے آپ ایک علمی شخصیت تھے جس کو سورج یا سمندر سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جن کا کنارہ یا ساحل نہیں ہوتا۔ آپ نے اپنی پوری زندگی تعلیم حاصل کرنے، تعلیم دینے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں گزاری۔ آپ کو علم سے بہت پیار تھا آپ اپنے وقت کے عظیم سکالر تھے آپ ایک قابل علمی شخصیت تھے جب کبھی کسی موضوع پر گفتگو فرماتے تو محققانہ دلائل سے موضوع کو واضح فرمادیتے۔ آپ کی شخصیت عام لوگوں کے لئے عظیم نعمت تھی قرآن وحدیث تفسیر وفقہ، لٹریچر اور منطق وفلسفہ میں آپ کی شخصیت ناقابل موازنہ تھی آپ کا خطاب علم تحقیق اور حکمت سے مکمل ہوتا تھا آپ انتہائی پیچیدہ مسائل کو نہایت ہی آسان اور سادہ طریقے سے حل فرماتے تھے۔

آپ کی تصانیف طرح طرح کے علوم سے تعلق رکھتی ہیں جن میں قرآن و تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت و سوانح، تصوف، تاریخ ورجال، توقیت و فرائض، فلسفہ و منطق، سیاسیات و معاشیات، تہذیب و تمدن، زبان و ادب، تنقید و تقابل، تعویذ تکسیر، سائنس وحساب، سفر نامے، شروح وحواشی وغیرہم شامل ہیں۔ تصنیف کرنا کوئی آسان کام نہیں بلکہ نہایت ہی مشکل کام ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو چند ہی ہستیاں ایسی نظر آتی ہیں جن کی عمر کو دیکھا جائے اور تصنیفی خدمات کو دیکھا جائے تو انسان حیران رہ جاتا ہے کہ اتنی مختصری زندگی میں اتنا بڑا تصنیفی کام کیسے سرانجام دیا۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ایک دن میں تین ضخیم رسالے تصنیف و تالیف کرتے تھے آپ کے بعد امام احمد رضاخاں قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات مبارکہ ہے جو کہ تدریس و تقریر کے علاوہ تصنیفی میدان میں بھی شہسوار نظر آتی ہے جنہوں نے ایک ہزار سے زائد تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے فیض سے مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ان مقتدر بلند پایہ اور یگانہ روزگار شخصیت میں سے ہیں جن کے فکر و فن علم وحکمت اور عشق ومحبت کے پر شوق تذکروں سے عرب وعجم کا چپہ چپہ گونج رہاہے۔ مختصر سے عرصہ میں آپ نے جو کارہائے گراں مایہ انجام دیئے ہیں اس حیرت انگیز روئیداد سے اہل علم وخرد کا ایک عالم محو حیرت ہے۔ آپ کے پر شوکت سرمایہ قرطاس وقلم اور عشق مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تحقیقات وایجادات کی بلندیوں کے روبرو مشرق ومغرب کے کسی معاصر محقق کو کھڑا کرنا تو دور کی بات ہے صدیوں کے دامن پر پھیلی ہوئی منظم اور ہنگامہ خیز تحریکوں کے نتائج بھی انکے ہم پلہ اور ہم وزن نظر نہیں آتے۔ آپ کی

14...اویسی، فیض احمد، انگوٹھے چومنے کا ثبوت، ادارہ فیضان رسول، س ن، ص 3۔

تدریس وتصنیف کا مرکزی نقطہ نظر اور بنیادی نصب العین عظمت توحید اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تحفظ تھا۔ اس کے گرد آپ کا پورا کاروان فکر و عمل دائر نظر آتا ہے آپ جب لکھنے بیٹھتے تھے تو آپ کی قلم کی نوک سے مضامین کا طوفان امنڈنے لگتا تھا اور بغیر کسی وقفہ کے آپ کا قلم مسلسل حرکت میں رہتا تھا۔ آپ کے تبحر علمی اور وسعت مطالعہ کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ مختلف علوم وفنون پر آپ کی تصنیفات کم اور کیف دونوں اعتبار سے محیر العقول اور عجوبہ روزگار تھے۔

علامہ اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر، اصول تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، عقائد معانی، تصوف، میراث، ادب مناظرہ، لغت، بدیع، بیان، فلسفہ، منطق، صرف، نحو، تاریخ، رسم المفتی اور سائنس کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی قلم اٹھایا کوئی ایسا موضوع نہیں ہے جس پر آپ کی تصنیف نہ ہو مگر افسوس کہ لوگوں کی بے حسی کی وجہ سے آپ کے قیمتی نوادرات مسودوں کی شکل میں الماریوں کی زینت بنے ہوئے ہیں یا پھر دیمک کی نظر ہورہے ہیں آپ کی ابھی اکثر تصانیف غیر مطبوعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مخیر حضرات کو دائمی صدقہ جاریہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کی صرف مطبوعہ کتب کا مختصر تعارف پیش کیا جائے تو ایک بہت بڑا مقالہ تیار ہو سکتا ہے اور غیر مطبوعہ کے ساتھ تو ایک دفتر تیار ہو سکتا ہے۔

علامہ اویسی کی تبحر علمی:

مولانا فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسی شخصیت سے عبارت ہیں جو کہ اپنی ذات یکتا میں پوری جماعت کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ عقل ان کی ذات میں حیرانگی کے عالم میں گم ہے کہ کس طرح ایک شخص اس قدر اوصاف اپنائے ہوئے تھا۔ جسے ہمہ وقت جدید وقدیم علوم وفنون اسلامیہ پیش نظر تھے اور ان علوم وفنون میں کمال ودسترس کا یہ عالم تھا کہ ان تمام ہی علوم و فنون میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے فقط اگر کوئی مصنف کسی ایک علم و فن پر کوئی کتاب یا رسالہ لکھتا ہے تو وہ خود کو قابل ستائش گردانتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے مگر مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی کیفیات ہی کچھ اور تھیں کہ تمام ہی علوم وفنون پر خامہ فرسائی کرنے اور صحائف ابیض کو اپنے قلم سے مزین کرنے کے باوجود بھی عاجزی و انکساری کی انتہاؤں میں جاکر اپنی ذات کی ہمیشہ نفی فرماتے تھے۔ موجودہ دور میں اگر کوئی شخص چند کتابوں کا مس چند کتابوں کا مصنف ہو تو اُسے مصنف او اُسے مصنف اعظم کہا جاتا ہے اب اگر یہی معیار ہے کہ مخصوص کتب کے مناکتب کے مصنف کو مصنف اعظم کہا جائے تو میرا قلم یہاں حیران ہے کہ میں فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کو جو کہ (5000 پانچ ہزار) سے زائد کتب کے مصنف تھے ان کو کس لقب سے پکاروں یہاں تو القابات بھی بہت چھوٹے نظر آرہے ہیں مگر بفضل خدا آپ کی ذات اُن سے کہیں بلند وبالا ہے کیونکہ آپ نے یہ کام شہرت و لقب پانے کے لئے نہیں کیا بلکہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کرنے کے لئے کیا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلوص ومحبت اور کمال عاجزی کی برکت سے آپ کو وہ کمال ونام عطا فرمایا جس کی مثال نہیں ملتی۔

فیضِ ملت کے موضوعاتِ تحریر:

- علمِ تفسیر
- علمِ اصولِ تفسیر
- علمِ حدیث
- علمِ اصولِ حدیث
- علمِ فقہ
- اصولِ فقہ
- علمِ میراث
- علمِ تصوف
- علمِ منطق
- علمِ فلسفہ
- علمِ بلاغت
- علمِ معانی
- علمِ نجوم
- علمِ صرف
- علمِ نحو
- علمِ لغت
- علمِ قیافہ
- علمِ تجوید
- علمِ عروض
- علمِ حیاتیات
- تعبیر الرویاء
- علمِ مناظرہ
- علمِ طب
- عقائد وکلام
- علم التاریخ
- تراجم
- شروح
- اخلاق و آداب
- عقائدِ اہلسنت
- سائنس
- فضائل و مناقب
- سفر نامہ
- فنِ تلخیص
- اورادووظائف
- ردِ عیسائیت
- ردِ یہودیت
- ردِرافضیت
- ردِ آغاخانی
- ردِشیعہ
- ردِ قادیانیت

حدیث میں تدریسی خدمات

دینی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ذمہ داری منصبِ تدریس ہے، بلخصوص حدیث رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیم وتدریس دین کی بنیاد کو پختہ کرنا اور قرآن کریم سب سے عمدہ اور معتبر تفسیر کو اگلی نسل تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ تدریسی منصب وہ مبارک منصب ہے جس کو خود انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام نے اپنے اپنے انداز میں سرانجام دیا۔ سرور کائنات افضل الخلق نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تو بعثت کا ایک مقصد ہی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم دینا قرار دیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تدریسی و تعلیمی منصب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍۙ﴾[15]

"ترجمہ کنزالایمان: وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔"

15…سورۃ الجمعۃ 2:62۔

اسی طرح ایک اور مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے تدریسی مقام کے بارے میں فرمایا گیا:

﴿وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾[16]

"ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب ہم نے تمہاری طرف یہ یادگار اتاری کہ تم لوگوں سے بیان کردو جو ان کی طرف اترا۔"

علم دین کی تدریس ایسا مبارک عمل ہے کہ سب سے بہترین مسلمانوں میں سب سے ایک مسلمان اس کو قرار دیا گیا جس نے یہ تدریسی منصب سنبھالا۔ چنانچہ معلم کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))[17]

یعنی تم میں بہترین بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔

یہاں قرآن کریم کی تعلیم سے مراد محض الفاظِ قرآن کی تعلیم نہیں بلکہ اس سے مراد جملہ احکامِ قرآن کی تعلیم مراد ہے چنانچہ مفسر شہیر حکیم الامت شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں:

"قرآن سیکھنے سکھانے میں بہت وسعت ہے بچوں کو قرآن کے ہجے روزانہ سکھانا، قاریوں کا تجوید سیکھنا سکھانا، علماء کا قرآنی احکام بذریعہ حدیث وفقہ سیکھنا سکھانا صوفیائے کرام کا اسرار و رموز قرآن بسلسلہ طریقت سیکھنا سکھانا سب قرآن ہی کی تعلیم ہے صرف الفاظ قرآن کی تعلیم مراد نہیں،"[18]

رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا:

((وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا))[19]

یعنی میں معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

اسلامی تاریخ کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہمارے اسلاف نے علمِ حدیث کی تعلیم کو بہت اہمیت دی ہے سینکڑوں میل سفر کر کے ایک ایک حدیث شریف طلب کرنے جاتے تھے اسی طرح پڑھانے والے حضرات بڑے اہتمام سے حدیث شریف کی تعلیم دیتے تھے۔

16... سورۃ النحل 44:16۔

17... بخاری، محمد بن اسماعیل، بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ، رقم الحدیث 5027۔

18... نعیمی، احمد یار خان، مراۃ المناجیح، حسن پبلشرز، 2016ء، ج3 ص230۔

19... قزوینی، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، مقدمہ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، رقم الحدیث 229۔

خود فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے طلبِ علمِ دین کے لیے دور دراز کے سفر اختیار کیئے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود بیان کرتے ہیں کہ

"1371ھ / 1951ء کی بات ہے فقیر درسِ نظامی کی اکثر کتب پڑھ چکا، دورہ حدیث شریف کے لیے میرے استاد محترم حضرت مولانا خورشید احمد فیضی نے ملتان شریف حضور غزالی زماں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہ النورانی کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ فقیر کے لیے ملتان جانا ایک نئے ملک جانے کے مترادف تھا کیونکہ فقیر کبھی ملتان حاضر نہ ہوا تھا۔ فقیر اپنے گھر حامد آباد آیا اپنے والدین سے دورہ حدیث شریف کے لیے ملتان جانے کی اجازت طلب کی جوں فقیر نے تعلیمی منزل کی طرف ملتان جانے کی بات کی تو میرے والدین نے نہایت ہی محبت سے دعائیں دیں، پھر فقیر عازمِ سفر ہوا۔ فقیر خانپور کٹورہ ریلوے اسٹیشن پہنچا ملتان جانے کے لیے ٹکٹ خریدا انتظار بسیار کے بعد گاڑی آئی، سوار ہوئے کوئی دس بارہ گھنٹے بعد ملتان پہنچے اجنبیت تھی پوچھتے پوچھاتے کچہری روڈ مدرسہ انوار العلوم شریف جا پہنچا حضور غزالی زماں کے دیدار سے آنکھیں ٹھنڈی کیں، حضرت نے آنے کا مقصد دریافت فرمایا، فقیر نے عرض کی مولانا خورشید احمد فیضی کا شاگرد ہوں دورہ حدیث کرنے آیا ہوں۔ فرمایا مولانا اس سال یہاں دورہ حدیث کی کلاس نہیں ہے ابھی مدرسہ ابتدائی مراحل میں ہے، ابھی یہاں جو درسِ نظامی کی کلاس چل رہی ہے اس میں شامل ہو جائیں اگلے سال دورہ حدیث شریف پڑھ لینا۔ فقیر کئی روز وہاں رہا چونکہ وہاں جو کتب چل رہی تھیں وہ فقیر کو الحمدللہ زبانی یاد تھیں۔ اس لئے فقیر نے غزالی زماں سے عرض کی کہ یہ کتب میں پڑھ چکا ہوں آپ کرم فرما کر اگلی کتب کے کچھ اسباق شروع کروا دیں، آپ نے فرمایا میں مصروفیات کی وجہ سے وقت نہیں دے سکوں گا آپ لائل پور علامہ مولانا سردار احمد صاحب کے پاس چلے جائیں کافی طلبہ ان کے پاس پڑھ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی ملتان پہلی مرتبہ آیا یوں لائل پور کا تو نام نہیں سنا اور گھر سے اخراجات بھی اتنی ہی لایا ہوں کہ واپس گھر پہنچ سکوں گا اور جن مولانا کا آپ فرما رہیں انکا تعارف بھی نہیں، ان کا اندازِ تدریس کیسا ہے؟ غزالی زماں نے فرمایا مولانا آپ گھبرائیں ناں آپ حصول علم کے لیے نکلے ہیں اللہ تعالیٰ سارے اسباب خود بنا دے گا بس آپ تیار ہو جائیں کل آپ کو بذریعہ ریل گاڑی لائل پور بھیج دیں گے۔ مولانا سردار احمد بہت قابل مدرس و محدث ہیں اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ مظہر الاسلام میں کافی عرصہ شیخ الحدیث رہے ہیں۔

جب میں پہلی مرتبہ مولانا سردار احمد صاحب کے مدرسے میں داخل ہوا اور آپ کی زیارت سے مشرف ہوا تو دل کو سکون ملا آپ نے بہت مشفقانہ انداز سے دریافت فرمایا: مولانا کہاں سے آئے، فقیر نے غزالی زماں کا خط پیش کیا آپ نے خط پڑھا اور کافی خوش ہوئے۔ پھر فرمانے لگے مولانا ہماری کلاس تو گذشتہ

دوماہ سے جاری ہے لیکن چونکہ آپ غزالی زماں کا حکم نامہ لیکر آئے ہیں اور آپ کا سفر بھی دور کا ہے (اس لیے آپ کلاس میں بیٹھ سکتے ہیں لیکن) آپکو صرف ساعت کی اجازت ہے۔

اگلے دن کلاس میں حاضر ہوا تو سلف صالحین کا درس حدیث کی یاد تازہ ہوگئی۔ کوئی ساتھی عبارت پڑھتا حضرت مولانا سردار احمد صاحب ضروری بحث و مباحثہ فرماتے، شرح بیان فرماتے۔ ایک دن فقیر سے فرمایا: مولانا آپ عبارت پڑھیں فقیر نے عبارت پڑھی تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا پھر قسمت نے یاوری کی اختتامِ دورہ حدیث شریف تک فقیر کو یہ اعزاز رہا کہ کتبِ احادیث سے عبارت میرے مقدر میں ہوگئی۔"[20]

دورہ حدیث شریف میں تدریسی فرائض:

سال ہاسال آپ رحمۃ اللہ علیہ دورہ حدیث پاک مکمل صحاح ستہ اکیلے پڑھاتے رہے۔ مشکلات حدیث کا نہایت ہی تحقیقی حل فرماتے۔ تعارض حدیث رفع فرماتے، اختلاف ائمہ بیان فرما کر حنفی مذہب کے ترجیحی دلائل بیان فرماتے تدریس فرماتے۔ تعارض حدیث رفع فرماتے، اختلاف ائمہ بیان فرما کر حنفی مذہب کے ترجیحی دلائل بیان فرماتے، گویا تدریسِ دورہ حدیث میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ عدیم المثال (بے مثال) تھے۔[21]

طلبہ کے رجحانات سے آگاہی فیض ملت اویسی رحمۃ اللہ علیہ کا خاصہ تھا۔ طلبہ چونکہ طبعی طور پر مختلف رجحانات ومیلان کے حامل ہوتے ہیں، کچھ شعر وشاعری سے دلچسپی رکھتے ہیں تو بعض تقریر وخطابت کے دلدادہ ہوتے ہیں، کچھ تجوید وقراءت میں مہارت چاہتے ہیں تو کچھ تصنیف و تالیف کا شوق رکھتے ہیں۔ حضرت فیض ملت نور اللہ مرقدہ دورانِ تدریس طلبہ کے انفرادی اختلافات کو ملحوظ رکھتے ہوئے توضیحی پہلوؤں پر روشنی ڈالتے اور طلبہ کی مطلوبہ شعبہ جات میں نہ صرف حوصلہ افزائی فرماتے بلکہ مناسب رہنمائی بھی فرماتے اس سے مقصود صرف یہ ہوتا کہ طلبہ کی صلاحیتوں کو صحیح سمت میں متعین کیا جائے تاکہ قصرِ دین کے یہ معمار تعلیم کی عمارت کو مستقل بنیادیں فراہم کر سکیں۔[22]

علامہ منشاء تابش قصوری صاحب حضرت فیض ملت اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی تدریس کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اظہارِ علم کا بڑا شعبہ درس و تدریس اور تعلیم و تعلم ہے تبلیغ دین کی انجام دہی میں اسے اولیت حاصل ہے مدرس کی خوبیوں میں بنیادی وصف حسن اخلاق ہے قابلیت محنت تو بعد کی باتیں ہیں مسند تدریس پر وہی استاد کامیاب و کامران نظر آئے گا جو اخلاقی اعتبار سے طلباء پر اثر انداز ہوگا رعب و جلال اور علمیت کا بھاری

20...فیضِ عالَم، ماہنامہ فیض عالم اگست، 2014ء، جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور، ص25۔

21...اویسی، فیاض احمد بن فیض احمد اویسی، فیض ملت بحیثیت مثالی معلم، س ن، ص6۔

22...ایضا، ص4 ملخصا۔

بھر م تلامذہ کے دل میں ادب و احترام اور محبت و عظمت کا سکہ نہیں بٹھا سکے گا، دیکھا گیا ہے کہ بعض مدرسین نئے نئے طلباء پر سختی کی انتہا کر دیتے ہیں اور طلباء ایک ایک کر کے اپنی راہ لیتے ہیں اور استاد کے لیے صرف مسند ہی زینت رہ جاتی ہے اور اپنی اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے قطعا توجہ نہیں دیتا آخر کیا ماجرا ہے کہ میرے تلامذہ داغ مفارقت کیوں دے گئے ہیں، ان خوبیوں کو اگر علامہ اویسی صاحب میں دیکھا جائے تو جوبن پہ نظر آتی ہیں طالب علم سے محبت اور شفقت سبق کو احسن طریقہ سے سمجھانا اور پھر سوالات کے جوابات کو ذہن نشین کروانا آپ کا طرہ امتیاز ہے۔ مجھے آپ سے شرف تلمذ حاصل نہیں مگر آپ کے تلامذہ میں سے جن کو بھی راقم السطور جانتا ہے وہ آپ کا نام احترام سے لیتے ہیں اور آپ کے انداز تدریس کی تعریف اور آپ کی شفقت کا برملا اظہار باالفاظ شیریں کرتا ہے، آپ کی عاجزی و انکساری پر رطب اللسان نظر آتا ہے تلامذہ آپ کو محسن تصور کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کے ارشد تلامذہ بھی آپ کی بہترین شہرت کا سبب ہیں اور آپ کی ذات ان کے حقوق کی محافظ ہے سالہا سال سے مسلسل محنت سے ہزاروں فضلاء، علماء اور حفاظ پیدا ہوئے جن کی فہریت طویل اور شمار سے باہر ہے ان کے اسماء گرامی درج کرنے لیے سینکڑوں صفحات درکار ہیں۔[23]

احادیث پر عمل کا جذبہ:

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث طیبہ اور سنتوں سے بڑی محبت کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اسکی دعوت دیتے تھے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ علماء ومشائخ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

"ہم سب کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہر سنت زندہ رکھنے سے ہمارے اور آپ کے آقا ﷺ کتنا خوش ہوتے ہیں یہ آپ فقیر (فیض ملت اویسی) سے زیادہ جانتے ہیں بلخصوص جب وہ سنت مردہ ہو جائے یعنی اس پر عمل کرنے سے علمی، ذہنی، رواجی طور پر سخت مشکل ہو جیسے آج کل اکثر سنتوں کا حال ہے۔ مثلا داڑھی رکھنا حبیبِ خدا ﷺ کی محبوب سنت ہے ایسے ہی عمامہ شریف آپ ﷺ کی دائمی ادا ہے کہ کبھی سفر و حضر میں یہاں تک کہ نیند کے وقت بھی آپ ﷺ کا سر مبارک بنا عمامہ شریف نہ رہا۔

لیکن افسوس ہے کہ داڑھی پر جو پھبتیاں اڑائی جا رہی ہیں اس سے کوئی بے خبر نہیں بلکہ اب تو بعض پیر صاحبان بھی اس محبوب سنت کے دشمن بن گئے ہیں۔ کبھی بھولے سے سنت پر عمل کرنے کا تصور نہیں کرتے بلکہ سچ پوچھیں تو داڑھی کی سنت اپنے محبوب چہرے پر دیکھنا گوارا نہیں کرتے۔ ایسے ہی بعض

23...نوشاہی، محمد مقصود حسین اویسی، یاد گار فیض ملت، ص 39۔

علماء حضرات جنہیں دین کی رکھوالی کے لیے چنا گیا وہ بھی ایسے پیر صاحبان کو سمجھانے کے بجائے انہیں اپنے وعظ اور نجی مجلسوں میں قطب وقت اور غوثِ زماں کا لقب دے کر سنتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عملی دشمن بن رہے ہیں اور بعض بے باک مولوی داڑھی چھوٹی رکھوانے کو اپنا فیشن سمجھتے جا رہے ہیں۔ ایسے ہی پگڑی باندھنے کا حال ہے۔

تو عزیزو! ایسے وقت میں ایسی سنتوں کو زندہ کرنے میں سو شہیدوں کا ثواب نصیب ہو جائے تو سستا سودا ہے۔ اس اپیل سے میرا مقصد یہ ہے کہ علمائے کرام و مشائخ عظام عوام اہلِ اسلام کو جواز کے چکر میں پھنسنے کے بجائے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہر سنت پر عملی اقدام فرمانا چاہیے بلکہ اپنے حلقہ احباب کو سختی سے اس پر کاربندہ بنانا اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھیں تاکہ کل قیامت میں حضور سرور کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہو۔[24]

اسی طرح جو سنتوں کو عام کرنے کی کوشش کرتا اس سے بھی آپ عقیدت رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"سنت عمامہ کو دور حاضرہ میں عمل میں لانا سو شہیدوں کا ثواب نصیب ہو گا، اللہ تعالیٰ بھلا کرے دعوت اسلامی کا اس نے ہمت کر کے اس سنت مبارکہ کا احیاء کیا کہ بوڑھوں، جوانوں بلکہ بچوں تک میں عمامہ سر پر سجانے کا رنگ بھر دیا۔"[25]

اسی طرح ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"سنت مسواک تقریباً متروک ہو چکی ہے (یعنی مسواک شریف کا استعمال چھوڑ دیا گیا ہے)۔ دعوت اسلامی کے احباب اس پر عمل پیرا ہو چکے ہیں۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مسواک قلم کی طرح کان پر سجائے رکھتے تھے اور دعوت اسلامی کے احباب جیب میں ایک خانہ علیحدہ تیار کروا کر مسواک کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ کاش علماء کرام و مدرسین اپنے تلامذہ اور خود بھی اور مقررین اپنے حلقہ اثر میں اور خود بھی اور پیران کرام اپنے مریدین اور خود بھی مسواک کی عادت ڈالیں تو یہ سنت مبارکہ مکمل طور پر زندہ ہو جائے اور قیامت میں سو شہیدوں کا ثواب پائیں۔ فقیر کے پاس قلم ہے اس کے ذریعے اُمت مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تک پیغام پہنچا رہا ہے۔[26]

24... فیض عالَم، ماہنامہ فیض عالم اپریل 2014ء، جامعہ اویسیہ بہاولپور، ص 31۔

25... اویسی، فیض احمد اویسی، سبز عمامے کا جواز، ص 2۔

26... اویسی، فیض احمد اویسی، مسواک کے فضائل، ، ص 4۔

فیض ملت کی شخصیت احادیث کی روشنی میں:

مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپکی شخصیت، فکر، نصیحت الغرض آپکی زندگی کی بنیاد احادیث طیبہ پر قائم ہے۔لہذا یہاں پر صرف پانچ ایسی احادیث طیبہ ذکر کی جارہی ہیں جو آپکی شخصیت میں نمایاں نظر آتی ہیں۔

- نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

  ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ))[27]

  یعنی بے فائدہ باتوں کو چھوڑ دینا آدمی کے اسلام کی خوبیوں میں سے ہے۔

- سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

  ((الدِّينُ النَّصِيحَةُ))[28]

  یعنی دین خیر خواہی ہے۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

  ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ))[29]

  یعنی بہترین عمل اللہ کے لئے محبت رکھنا اور اللہ کے لئے عداوت ہے۔

- محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

  ((إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ))[30]

  یعنی بے شک علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

- افضل الخلق صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

  ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى، كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنِ اتَّبَعَهُ))[31]

27...ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ترمذی، کتاب الزھد، باب (ما قبل باب: ماجاء من تکلم بالکلمۃ لیضحک الناس)، رقم الحدیث 2317۔

28...ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النصیحۃ، رقم الحدیث 1925

29... سجستانی، سلیمان بن اشعث، ابو داؤد، کتاب السنۃ، باب مجانبۃ اھل الاھواء و بعضھم، رقم الحدیث 4599

30...ایضا، رقم الحدیث 3641۔

31... قزوینی، محمد بن یزید، ابن ماجہ، مقدمہ، باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ، رقم الحدیث 206۔

یعنی جو ہدایت کی طرف بلائے اسکو تمام عاملین کی طرح اجر ملے گا، اور اس سے انکے اپنے ثوابوں میں کچھ کم نہ ہو گا۔

محدثِ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث سمیت کئی احادیث طیبہ کے عملی نمونہ تھے۔ آپ نے سینکڑوں ہزاروں احادیث عوام تک پہنچائی، لاتعداد لوگوں کو نیکی کی طرف بلایا اور برائی سے منع کیا، متعدد ذرائع سے لوگوں کو نصیحتیں کیں اور انکے ساتھ خیر خواہی کی۔ محدثِ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے علم و عمل دونوں کو اہمیت دی اور اپنی خدمات کے ذریعہ کئی سنتوں کو زندہ رکھنے کی کوشش کی۔ آپ محض علمِ حدیث کے مدرس نہیں تھے بلکہ احادیث طیبہ کی تعلیمات کے سچے پکے عامل بھی تھے۔

علم حدیث کی اہمیت:

اسلام میں کلام اللہ (قرآن پاک) کے بعد کلام رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم (حدیث پاک) کا درجہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اقوال و احوال اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے شب و روز کے معمولات ہی مسلمانوں کیلئے سرچشمہ ہدایت ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کے ایک ایک ورق کو حفظ کیا خلوت و جلوت، سفر و حضر اور نجی حالات سے لے کر عام سیاسی معاملات تک حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کا کوئی واقعہ ایسا نہیں ہے کہ جس کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے محفوظ نہ کیا ہو وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث کا تذکرہ کرتے اور سینوں سے لے کر صحیفوں تک انہیں محفوظ رکھتے ان کے بعد تابعین کرام اور انکے متبعین نے حفظ اور کتابت کے اس عمل کو جاری رکھا یہاں تک کہ دوسری صدی ہجری کے بعد حدیث کی باقاعدہ تدوین شروع ہوئی اور ابواب و کتب کی ترتیب سے حدیث کی کتابیں مدون ہوئیں۔ یوں ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جامع سیرت اور دین کی مکمل تصویر پہنچانے کا اہتمام فرمایا۔

اکابر علماء ملت اور اسانید شریعت نے علم حدیث کی تحصیل کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر دی تھیں۔ انہوں نے بارہا مرتبہ صرف ایک حدیث کی خاطر سینکڑوں میل کا سفر کیا طالب حدیث میں کوئی چیز ان کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔ انہوں نے احادیث کو اپنے سینوں میں اور پھر نوشتوں میں محفوظ کیا، ناقلین حدیث کو پرکھنے کیلئے علم رجال ایجاد کیا اور اس میدان میں حیرت انگیز کارنامے انجام دیئے، مگر حدیث کے ان عظیم کارناموں کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ اس وقت ہو سکتا ہے جب ہم کو یہ معلوم ہو کہ علم حدیث کی دین میں کیا اہمیت ہے اور اگر امت کے پاس ان احادیث مبارکہ کا یہ سرمایہ نہ ہو تا تو دین کی کیا شکل و صورت ہوتی۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے انسانی معیشت کے اصول اور مبادی اجمالاً بیان فرمائے جن کی تعبیر و تشریح بغیر احادیث نبویہ کے ممکن نہیں۔ نیز احکام کی عملی صورت بیان کرنے کیلئے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ضرورت ہے۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمیں قرآنی احکام کی عملی تصویر مہیا کرتی ہیں مثلاً صلوۃ، زکوۃ، تیمم، حج اور عمرہ محض الفاظ

میں لغت عربی ان الفاظ کے وہ معانی نہیں بتاتی جو شرع میں مطلوب ہیں پس اگر احادیث رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم موجود نہ ہوں تو ہمارے پاس قرآن پاک کے معانی شرعیہ متعین کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا۔احادیث طیبہ قرآن کریم کی تفسیر ،توضیح اور عملی تطبیق کا سب سے مستند و معتبر ذریعہ ہیں۔اسی وجہ سے علمِ حدیث کو دین اسلام میں قرآن کریم کے بعد بنیادی و مرکزی حیثیت حاصل ہے۔قرآن کریم برھان رشید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پیروی کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿مَنۡ یُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾[32]

"ترجمہ کنز الایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا۔"

اسی طرح قرآن مجید رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کو لازم قرار دیا گیا:

﴿وَ مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوۡلُ فَخُذُوۡهُ ۗ وَ مَا نَهٰىكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا﴾[33]

"ترجمہ کنز الایمان: جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔"

ان کے علاوہ بھی مزید آیات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اطاعت کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث طیبہ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔قرآن کریم کے احکامات کو سمجھنے اور انکی قیودات کو جاننے، عملی زندگی میں قرآن کریم کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے احادیثِ طیبہ کا علم نہایت ضروری اور ناگزیر ہے۔

محدث بہاولپوری کی حدیثی تصانیف

حدیث شریف کی اشاعت وترویج کا سب سے اہم ذریعہ تصنیف و تالیف ہے بالخصوص مفصل حدیثی تصانیف کیونکہ یہ وہ اہم علمی سرمایہ ہیں جن میں مختلف موضوعات کی احادیث کو ایک جگہ جمع کیا جاتا ہے بلکہ انکی تشریح،توضیح، فقہی تعلق کو بیان کیا جاتا ہے۔ہمارے اسلاف نے دیگر علمی و تبلیغی شعبہ جات کے ساتھ علمِ حدیث کی حفاظت اور اسکو تصنیفی و تالیفی صورت میں ڈھالنے پر بہت توجہ دی ہے۔یہی وجہ ہے کہ آج اتنی صدیوں بعد بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث و احوال ہم تک پہنچیں ہیں۔

محدثِ بہاولپوری مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ ان جلیل القدر محدثین میں شامل ہیں جنہوں نے علمِ حدیث کی بڑی خدمت کی ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ علمِ حدیث میں گہری نظر، تدریسی مہارت اور تصنیفی و تالیفی ذوق رکھتے تھے۔محدثِ

32...سورۃ النساء80:4

33...سورۃ الحشر7:59

بہاولپوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثی تصنیفات میں نمایاں خصوصیات یہ ہیں کہ آپ کی تصانیف آسان فہم اور اسلاف کے منہجِ اعتدال کے مطابق ہیں، یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف عوام وخواص ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہیں۔

محدثِ بہاولپوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل حدیثی تصانیف میں آپ کی حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے محبت، تحقیقی ذوق اور اصلاحی پہلو سب سے نمایاں نظر آتا ہے۔اس فصل میں پہلے آپ کی جملہ مفصل حدیثی تصنیفات و تالیفات کے نام ذکر کیے جائیں گیں تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل تصنیفی حدیثی خدمات کا ایک خاکہ سامنے آجائے اور اسکے بعد منتخب مفصل حدیثی تصانیف کا جائزہ پیش کیا جائے۔یہ فصل دراصل محدثِ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل حدیثی خدمات کو ایک منظم و تحقیقی انداز میں پیش کرنے کی سعی ہے۔

محدثِ بہاولپوری کی مفصل حدیثی تصانیف کے نام:

- الفیض الجاری فی شرح البخاری
- انوار المغنی شرح سنن دار قطنی
- الاحادیث السنیہ فی الفتاوی الرضویہ
- شرح سنن دارمی
- شرح جامع ترمذی شریف
- شرح صحیح مسلم شریف
- اللمعات شرح مشکوٰۃ
- الاحادیث الموضوعۃ
- اصطلاحات علم الحدیث
- تعلیقات علی المشکوٰۃ شریف
- الحدیث الضعیف
- شرح شعب الایمان
- شرح اربعین نووی
- اصطلاحات الروایات
- ابوین مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
- البشریۃ لتعلیم الامۃ

محدث بہاولپوری کے حدیثی رسائل

محدثین کی حدیثی خدمات مفصل و ضخیم تصانیف تک محدود نہیں ہیں بلکہ ہر دور میں اہل علم حضرات نے حالات و ضروریات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے مختصر رسائل و تصانیف کے ذریعہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی احادیث کی اشاعت و تشریح کا فریضہ سر انجام دیا ہے۔ حدیثی رسائل کی افادیت اس جہت سے بھی زیادہ ہے کہ ان میں عموماً محض ایک مخصوص موضوع پر کلام کیا جاتا ہے جس سے بلخصوص عام لوگوں کو آسانی ہو جاتی ہے کہ ان کو بڑی ضخیم کتابوں کی طرف مراجعت نہیں کرنی پڑتی اور اپنے مطلوبہ موضوع تک بآسانی رسائی ہو جاتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً))[34]

یعنی پہنچادو میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

اس حدیث پاک سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دین کی تبلیغ و تعلیم کے لئے کثرت اور طوالت لازم نہیں ہے بلکہ اگر مختصر دینی بات بھی آگے پہنچا سکتے ہوں تو آگے پہنچادینا اسلام میں محبوب و مطلوب ہے۔

محدثِ بہاولپوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اسلاف کے طریقہ کو زندہ رکھتے ہوئے سینکڑوں رسائل تحریر کئے جن میں آپ نے کثیر موضوعات کا احاطہ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ ہر قاری بڑی کتابوں کو نہیں پڑھتا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی موضوعات پر مختصر مگر جامع رسائل لکھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان رسائل کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ عوام وخواص سب کے لئے قابلِ استفادہ ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان میں محض احایث طیبہ کو ذکر نہیں کیا بلکہ ان سے حاصل ہونے والے اخلاقی واصلاحی نکات، دینی شعور اور عملی تربیت کو بھی بیان کیا ہے۔یہی وجہ ہے کہ یہ رسائل اپنے پڑھنے والے کے لئے اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مضبوطی قائم کرنے لئے بڑے معاون اور رہنما کا درجہ رکھتے ہیں۔

محدثِ بہاولپوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ رسائل اگرچہ صفحات کے اعتبار سے مختصر ہیں لیکن علمی و حدیثی افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہیں۔ ان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی ایک علمی مسئلہ، فضیلت یا عملی پہلو کا انتخاب کر کے اس پر قرآن و حدیث کی روشنی میں سیر حاصل گفتگو کی ہے۔ اس اسلوب سے پڑھنے کو اپنے مطلوبہ موضوع کی شرعی و عملی رہنمائی بہت جلد حاصل ہو جاتی ہے۔ آپ کے یہ رسائل مستقبل کے لئے ایک اہم علمی سرمایہ ہیں اور ان میں اختیار کیا گیا اسلوب آنے والے محررین کے لئے قابلِ تقلید ہے۔ بڑی علمی مباحث کو مختصر مگر جامع انداز میں پیش کرنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی امتیازی خصوصیت ہے۔

34... بخاری، محمد بن اسماعیل، بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، رقم الحدیث 3461۔

محدثِ بہاولپوری اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر حدیثی تصانیف و رسائل کے نام ذکر کئے جائیں گے تاکہ محدث بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے اس حدیثی سرمایہ کا مجموعی خاکہ سامنے آجائے اس کے بعد ان میں سے چند منتخب رسائل کا خلاصہ ذکر کیا جائے گا، جن میں ان کے موضوع و حدیثی افادیت پر روشنی ڈالی جائے گی۔

محدثِ بہاولپوری کے حدیثی رسائل:

- شرح حدیث لولاک
- شرح حدیث قسطنطنیہ
- امام احمد رضا اور علم الحدیث
- جہاد کی فضیلت
- حیاۃ الانبیاء مع شرح ھدیۃ الاصفیاء
- حدیث قرطاس کے جوابات
- دعا بعد نمازِ جنازہ کا ثبوت
- پڑھا لکھا امی
- عصا رکھنے کا ثبوت
- اصطلاحات الحدیث
- الاحادیث النبویہ فی علم خیر البریہ ﷺ
- اصطلاحات الروایات عن امام الکائنات
- احادیث تصوف
- اسماء النبی الکریم ﷺ
- احادیث قیام رمضان
- انوار الباری فی شرح ثلاثیات البخاری
- شرح اربعین نووی
- شرح حدیث الوحی
- شرح حدیث رفع الیدین
- شرح احادیث الکلم
- علاج الامراض بالاحادیث
- شرح حدیث افک
- احادیث جوامع الکلم
- فضائل درود شریف
- فضائل اہل بیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں
- فضائل قرآن
- گداگری اور اسکا علاج
- امام اعظم اور انکے اساتذہ فی علم الحدیث
- امام ابو حنیفہ اور علم الحدیث
- تقاریر محدث اعظم علی الصحاح الستہ
- تاریخ علم الحدیث
- حجیت حدیث
- الحدیث الضعیف
- الدراسۃ فی حدیث الفراسۃ
- رفع التباس فی حدیث عباس
- السلسبیل فی شرح حدیث جبریل
- فیض العلی فی شرح حدیث مولی
- فیض ابی حنیفہ فی حدیث بن ثقیفہ
- ریاحین العارفین
- الناسخ والمنسوخ فی الاحادیث
- کیا مصنفین صحاح ستہ مقلد تھے
- حدیث ضعیف کی تحقیق

محدثِ بہاولپوری اور اربعین احادیث:

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت محدثِ بریلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حدیث میں چہل حدیث کی بہت فضیلت آئی ہے۔ائمہ وصلحاء نے رنگ رنگ کی چہل حدیثیں لکھی ہیں۔[35]

محدثین کرام نے ہر دور میں مختلف موضوعات پر اربعین احادیث کے خوشبودار گلدستے تیار کئے ہیں۔ محدثِ بہاولپوری نے بھی اس علمی وحدیثی روایت کو جاری رکھا اور متعدد اربعین احادیث کے مہکتے گلدستے تیار کرنے کی سعادت پائی۔

- الاربعین فی حیات النبی الامین ﷺ
- اربعین فی فضائل سید المرسلین ﷺ
- چہل حدیث علم الغیب
- چہل حدیث فی فضائل صاحب الحدیث
- الاربعین فی علم سید المرسلین ﷺ
- الاربعین فی اختیار النبی الامین ﷺ
- الاربعین فی فضائل امام المرسلین ﷺ
- چہل حدیث فضائل اہل بیت
- چہل حدیث جامی
- چہل حدیث نوری مع شرح
- الاربعون فی فضائل مدینۃ الرسول ﷺ
- الاربعین فی فضائل کلام رب العالمین
- الاربعین فی الاربعین
- الاربعین چہل حدیث
- اربعین اویسی
- الابعین فی شہود سید المرسلین ﷺ
- چہل حدیث برائے خواتین
- الاربعین فی کمالات النبی الامین ﷺ

35…خان، احمد رضا، فتاوی رضویہ، رضافاؤنڈیشن، سن اشاعت:2002، ج22، ص437۔

KANZ-UL-MADARIS BOARD
R&D DEPARTMENT

بزم فیضانِ اویسیہ پاکستان کا تعارف:

خوشی اس بات کی ہے محدثِ بہاولپوری فیض ملت مصنف اعظم مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ نے دینِ اسلام کے مختلف موضوعات وہ علمی سرمایہ تیار کیا کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آدھے سے زیادہ یہ علمی سرمایہ منظر عام پر نہیں آسکا اور بہت بڑا حصہ تو تغیرِ زمانہ کی نظر ہو گیا۔ لیکن الحمدللہ آج بھی کچھ ادارہ فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف پر کام کر رہیں اور انکو منظر عام پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں ایک نمایاں نام "بزم فیضان اویسیہ پاکستان" کا ہے۔ دورانِ تحریرِ راقم (عبد الرحمٰن بن محمد سلیم) کا رابطہ بذریعہ واٹس ایپ " بزم فیضان اویسیہ پاکستان " کے ناظمِ اعلیٰ مولانا نعمان اویسی صاحب سے ہوا۔ راقم نے ان سے "بزم فیضان اویسیہ پاکستان "کا تعارف طلب کیا تو مولانا نعمان اویسی صاحب نے اس بزم کا تعارف لکھ کر دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

یہ بزم محدثِ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں ہی وجود میں آگئی تھی اورآپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہی اس بزم کا نام تجویر فرمایا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے "یہ بزم میری ہے اور میں اسکا حامی ہوں"۔ یہ بزم محدثِ بہاولپوری کے صاحبزادہ مفتی فیاض احمد اویسی صاحب کی سرپرستی میں کام کر رہی ہے۔ اس بزم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ قبلہ محدثِ بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق تحقیق اور تخریج کے ساتھ منظر عام پر لایا جائے اور کافی کو تو منظر عام پر لا بھی چکی ہے۔ ڈیجیٹل دنیا میں بھی یہ بزم کام کر رہی ہے، فیض ملت اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی کئی تصانیف پر کام کر کے یہ بزم اپنی ویب سائٹ www.faizahmedowaisi.com پر اپلوڈ کر چکی ہے۔ یہ بزم آئندہ حضرت فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب و رسائل کو موضوعاتی اعتبار سے ضخیم مجلدات کی صورت میں تحقیق و تخریج کے ساتھ شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم اس بزم کو اپنے مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ خاتم النبیین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

خلاصۃ البحث

محدثِ بہاولپوری مفتی فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ اسلام کی ان نادر الوجود شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے تبلیغِ دین کے تینوں طریقوں تحریر، تقریر، تدریس کے ذریعہ خدمت و تبلیغِ دین کا فریضہ سرانجام دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی علمی ذوق رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یادگارِ اسلاف تھے۔ طلبِ علمِ دین میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی قربانیاں دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جس طرح طلبِ علمِ دین میں بڑی قربانیاں دیں، اسی طرح اشاعتِ علمِ دین کے لئے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دور دراز کے سفر کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ علمی و عملی طور پر حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قابلِ تقلید شخصیت تھے۔ کئی سالوں تک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دورہ حدیث شریف میں تدریس کر کے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فیضان عام کیا۔ اسکے ساتھ ساتھ صحاح ستہ شریف سمیت دیگر مفصل حدیثی کتابوں کے تراجم و شروحات لکھ کر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدمتِ حدیث میں ایک نمایاں کام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی بخاری شریف کی شرح "الفیض الجاری فی شرح البخاری" آپکی علم الحدیث میں گہری بصیرت اور عمیق نظری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا منہج تحریر سادہ مگر علمی و اصلاحی ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مدارس کے طلبہ کے ساتھ ساتھ عام عوام تک بھی حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا نور پہچانا چاہتے تھے، اسی لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی موضوعات پر حدیث شریف کی روشنی میں رسائل آسان منہجِ تحریر سے لکھے اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات کے مختلف پہلو بیان کئے۔

مصادر و مراجع

القرآن الکریم

- خان، احمد رضا، فتاوی رضویہ، رضا فاؤنڈیشن، سن اشاعت:2002۔
- نعیمی، احمد یار خان، مراۃ المناجیح، حسن پبلشرز، 2016ء۔
- سجستانی، سلیمان بن اشعث، ابو داؤد، داراحیاء التراث العربی، بیروت، سن اشاعت:1421ھ۔
- اویسی، فیاض احمد بن فیض احمد اویسی، فیض ملت بحیثیت مثالی معلم، س ن۔
- اویسی، فیض احمد، انگوٹھے چومنے کا ثبوت، ادارہ فیضان رسول، س ن۔
- اویسی، فیض احمد، جمعۃ المبارک کی فضیلت، عطاری پبلشرز، س ن۔
- اویسی، فیض احمد اویسی، سبز عمامے کا جواز، ص 2۔
- اویسی، فیض احمد، علم کے موتی، قطب مدینہ پبلشرز، سن اشاعت:2008۔
- اویسی، فیض احمد، فیوض الرحمن، مکتبہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور، سن اشاعت:2006۔
- اویسی، فیض احمد اویسی، مسواک کے فضائل، ، ص 4۔
- فیض عالَم، ماہنامہ فیض عالم اپریل 2014ء، جامعہ اویسیہ بہاولپور، ص 31۔
- فیضِ عالَم، ماہنامہ فیض عالم اگست، 2014ء، جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور۔
- اویسی، محمد اعجاز، مظلوم مصنف، سیرانی کتب خانہ، سن اشاعت:2011۔
- بخاری، محمد بن اسماعیل، بخاری، دار السلام ریاض، سن اشاعت:1419ھ۔
- ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ترمذی، دارالفکر، بیروت، سن اشاعت:1994ء۔
- قزوینی، محمد بن یزید، ابن ماجہ، دارالمعرفہ، بیروت، سن اشاعت:1420ھ۔
- اویسی، محمد کوکب ریاض اویسی، تذکرہ فیض مجسم، س ن۔
- نوشاہی، محمد مقصود، یادگار فیض ملت، مکتبہ ندارد، س ن۔